60288 ـ اسراء و معراج کا جشن منانا

سوال

رجب کی ستائیسویں رات کو اسراء و معراج کا جشن منانے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اسراءاور معراج کی شب اللہ عزوجل کی ان عظیم الشان نشانیوں میں سے ہے جونبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم کی صداقت اوراللہ کے نزدیک آپ کے عظیم مقام ومرتبہ پر دلالت کرتي ہے، نیز اس سے اللہ عزوجل کی حیرت کن قدرت اور اس کے اپني تمام مخلوقات پر عالی وبلند ہونے کاثبوت ملتا ہے.

اللہ تعالی نے فرمایا:

سبحان الذي أسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصى الذي باركنا حوله لنريه من آياتنا إنه هوالسميع البصير الاسراء (1).

پاک ہے وہ اللہ تعالی جواپنے بندے کو رات ہي میں مسجد حرام سے مسجد اقصی تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھي ہے، اس لئے کہ ہم اسے اپني قدرت کے بعض نمونے دکھائیں، یقینا اللہ تعالی ہي خوب سننے والا اور دیکھنے والا ہے.

رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان پر لے جایاگیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر آسمانوں کے دروازے کھولے گئے یہاں تک کہ ساتویں آسمان سے آگے گزر گئے، وہاں پر آپ کے رب نے اپنے ارادہ کے مطابق آپ سے گفتگو فرمائي اور پانچ وقت کی نمازیں فرض کیں، اللہ عزوجل نے پہلے پچاس وقت کی نمازیں فرض کیں تھیں،پھر ہمارے نبي محمد صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اللہ کے پاس جاتے اور تخفیف کا سوال کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالی نے اسے باعتبار فرضیت پانچ وقت کی کردیا اوراجر وثواب پچاس نمازوں ہي کا باقي رکھا، کیونکہ ہر نیکی دس گنا بڑھائي جاتي ہے لہذا اللہ تعالی ہي تمام تر نعمتوں پر حمد وشکر کا سزا وار ہے.

یہ رات جس میں اسرا ومعراج کا واقعہ پیش آیا اس کی تعیین کے بارہ میں کوئي صحیح حدیث وارد نہیں ہے، بلکہ اس

کی تعیین میں جو روایتیں بھي آئي ہیں محدثین کے نزدیک نبي صلي اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں، اور اس شب کو لوگوں کے ذہنوں سے بھلا دینے میں اللہ تعالی کی کوئي بڑي حکمت ضرور پوشیدہ ہے، اور اگر اس کی تعیین ثابت بھي ہو جائے تو مسلمانوں کے لئے اس میں کسی طرح کا جشن منانا یا اسےکسعبادت کے لئے خاص کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ نبي صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نےنہ تو اس میں کسی طرح کا کوئي جشن منایا اور نہ ہي اسے کسی عبادت کے لئے خاص کیا، اور اگر اس شب میں جشن منانا اور اجتماع کرنا شرعا ثابت ہوتا تو نبي صلي اللہ علیہ وسلم اپنے قول یا فعل سے اسے امت کے لئے ضرور واضح کرتے، اور اگر عہد نبوي یا عہد صحابہ میں ایسي کوئي چیز ہوتي تو وہ بلا شبہ معروف ومشہور ہوتي اور صحابہ کرام اسے نقل کرکے ہم تک ضرور پہنچاتے کیونکہ انہوں نے نبي صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے امت کو ہر وہ بات پہنچائي جس کی امت کو ضرورت تھي، اوردین کے کسی بھي معاملہ میں کوئي کوتاہي نہ کی بلکہ وہ نیکی کے ہرکام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھےچنانچہ اگر اس شب میں جشن منانے اور محفل معراج منعقد کرنے کی کوئي شرعي حیثیت ہوتي تو وہ سب سے پہلے اس پر عمل کرتے.

نبي صلی اللہ علیہ وسلم امت کے سب سےزیادہ خیرخواہ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام الہي کو پورے طور پر پہنچا کرامانت کی ادائیگي فرمادي، لہذا اگر اس شب کی تعظیم اور اس میں جشن منانا دین اسلام سے ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قطعا اسے نہ چھوڑتے اور نہ ہي اسے چھپاتے، لیکن جب عہد نبوي اور عہد صحابہ میں یہ سب کچھ نہیں ہوا تو یہ بات واضح ہوگئی کہ شب معراج کی تعظیم اور اس کے اجتماع کا دین اسلام سے کوئي واسطہ نہیں ہے، اللہ تبارک وتعالی نے اس امت کے لئے اپنے دین کی تکمیل فرما دي ہے، اور ان پر اپني نعمت کا اتمام کردیا ہے، اور ہراس شخص پرعیب لگایا ہے جو مرضي الہي کے خلاف بدعات ایجاد کرے.

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپني کتاب مبین قرآن کریم میں سورۃ المائدہ کے اندر فرمایا:

اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام دينا المائدة (5 / 3).

آج میں نےتمہارےلئےدین کوکامل کردیا، اور تم پر اپنا انعام پورا کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونےپر رضامند ہوگیا.

اور اللہ عزوجل نے سورۃ الشوری میں فرمایا:

أم لهم شركاء شرعوا لهم من الدين مالم يأذن به الله ولولا كلمة الفصل القضي بينهم وإن الظالمين لهم عذاب أليم الشورى (42 / 21).

کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ کے) شریک (مقرر کر رکھے ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کردئے ہیں جواللہ

تعالی کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں، اگر فیصلہ کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو (ابھي ہي) ان میں فیصلہ کر دیا جاتا، یقینا (ان) ظالموں کے لئے ہي درد ناک عذاب ہے.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح احادیث میں بدعات سے بچنے کی تاکید اور اس کے گمراہي ہونے کی صراحت ثابت ہے، تاکہ امت کے افراد ان کے بھیانک خطرات سے آگاہ ہو کر ان کے ارتکاب سے پرہیزواجتناب کریں.

چنانچہ صحیح بخاري ومسلم میں حضرت عائشہ رضي اللہ عنہا سے مروي ہے کہ رسول صلي اللہ علیہ وسلم نےفرمایا:

" من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد "

جس نے ہمارے اس دین میں کوئي نیا کام نکالا جو (دراصل) اس میں سے نہیں ہے وہ ناقابل قبول ہے.

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد "

جس نے کوئي ایسا عمل کیا جو ہمارے اسلام میں نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے.

اور صحیح مسلم میں حضرت جابربن عبداللہ رضي اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اپنےخطبہ میں فرمایا کرتےتھے:

" أما بعد فإن خير الحديث كتاب الله وخير الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم وشر الأمور محدثاتها وكل بدعة ضلالة "

حمدوصلاۃ کے بعد: بیشک بہترین بات اللہ کی کتاب اور سب سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، اور بدترین کام نئي ایجاد کردہ بدعتیں ہیں اورو ہر بدعت گمراہي ہے.

اور سنن میں حضرت عرباض بن ساریہ رضي اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں انتہائي جامع نصیحت فرمائي جس سے دلوں میں لرزہ طاري ہوگیا اور آنکھیں اشکبار ہوگئیں، تو ہم نے کہا اے اللہ کےرسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ الوداعي پیغام معلوم ہوتا ہے لہذا آپ ہمیں وصیت فرمائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن تأمرعليكم عبد فإنه من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي وسنة

الخلفاء الراشدين المهديين من بعدي تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ وإياكم ومحدثات الأمور فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة "

میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے، حاکم وقت کی بات سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تم پر حبشي غلام ہي حاکم بن جائے، اور میرے بعد جوشخص زندہ رہےگا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، اس وقت تم میري سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اسے دانتوں سے مضبوط پکڑلو اوردین میں نئي نئي باتوں سے بچو کیونکہ ہر نئي چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہي ہے.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور سلف صالحین بھي بدعتوں سے ڈراتے اور ان سے بچنے کی تاکید کرتے رہےکیونکہ بدعات دین میں زیادتي اور مرضي الہي کے خلاف شریعت سازي ہیں بلکہ یہ اللہ کے دشمن یہود ونصاري کی مشابہت ہے، جس طرح انہوں نے اپنے اپنے دین (یہودیت، عیسائیت) میں نئي چیزوں کا اضافہ کرلیا اور مرضي الہي کے خلاف بہت سي چیزیں ایجاد کرلیں نیز بدعات ایجاد کرنے کا لازمي نتیجہ دین اسلام کونقص اور عدم کمال سے متہم کرنا ہے.

اور یہ تو واضح ہي ہے کہ بدعات کے ایجاد کرنے میں بہت بڑي خرابي اور شریعت کی انتہائي خلاف ورزي ہے، نیز اللہ عزوجل کے اس فرمان

اليوم اكملت لكم دينكم

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا ہے، سے ٹکراؤ اور بدعات سے ڈرانے اور نفرت دلانے والي احادیث رسول کی صریح مخالفت بھي ہے.

مجھےامید ہے کہ اس مسئلہ میں ہماري طرف سے پیش کردہ دلیلیں حق کے طلبگار کے لئے بدعت شب معراج کے انکار اور اس سے ڈرانے کے لئے کافي اور تسلي بخش ہوں گي، اور ان سے یہ بھي واضح ہوگیا ہو گا کہ شب معراج کےجشن اور اجتماع کا اسلام سے کوئي تعلق نہیں ہے.

چونکہ اللہ نے مسلمان بھائیوں کے ساتھ خیرخواہي اور ان تک شریعت کی تبلیغ واشاعت کو واجب اور علم کے چھپانے کوحرام قرار دیا ہے، تومیں نےمناسب سمجھا کہ مسلمان بھائیوں کو اس بدعت سے باخبر کردوں جو بیشتر ملکوں میں پھیلی ہوئي ہے یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اسے دین کا ایک حصہ سمجھ لیا ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کے احوال کناصلاح فرمادے انہیں دین کسمجھ عطا فرما دے اور ہمیں اور ان کو حق پر کاربند اور ثابت قدم رہنے اور خلاف حق امور سے گریز کرنے کتوفیق عطا فرمائے، وہ اللہ اس کا کارساز اوراس پر قادر ہے.

اور اللہ اپنے بندے اور رسول ہمارے نبي محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے اہل وعیال اور ساتھیوں پر رحمت وسلامتي اور برکت نازل فرمائے.